



شیخ عابد سندھی کے اسلوب تحقیق کا جائزہ  
(المواہب اللطیفہ شرح مسند امام ابی حنیفہ کی روشنی میں)

AN ANALYSIS OF SHEIKH ABID SINDHI'S METHODOLOGY,  
IN THE LIGHT OF AL-MAWHIB-UL-LATIFAH-SHARH-MUSNAD-E-IMAM ABI HANIFA

1. **Abdul Ghaffar Madani**

Assistant Professor, Shaheed Benazir Bhutto University, Sanghar Campus, Sindh, Pakistan  
Email: [abdulghaffar\\_sng@sbbusba.edu.pk](mailto:abdulghaffar_sng@sbbusba.edu.pk)

**ORCID ID:**

<https://orcid.org/0000-0001-5053-1844>

2. **Hosh Mohammad**

Lecturer (Islamic Studies), Shaheed Benazir Bhutto University, Shaheed Benazir Abad, Sindh, Pakistan.

Email: [hoshbaloch@sbbusba.edu.pk](mailto:hoshbaloch@sbbusba.edu.pk)

**ORCID ID:**

<https://orcid.org/0000-0002-1581-2170>

**To cite this article:**

Madani, Abdul Ghaffar, and Hosh Mohammad. "AN ANALYSIS OF SHEIKH ABID SINDHI'S METHODOLOGY, IN THE LIGHT OF AL-MAWHIB-UL-LATIFAH-SHARH-MUSNAD-E-IMAM ABI HANIFA." The Scholar-Islamic Academic Research Journal 7, no. 1 (June 30, 2021). 22–38

**To link to this article:** <https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar2>

**Journal**

The Scholar Islamic Academic Research Journal  
Vol. 7, No. 1 | January -June 2021 | P. 22-38

**Publisher**

Research Gateway Society

**DOI:**

[10.29370/siarj/issue12urduar2](https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar2)

**URL:**

<https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar2>

**License:**

Copyright c 2017 NC-SA 4.0

**Journal homepage**

[www.siarj.com](http://www.siarj.com)

**Published online:**

2021-06-30



شیخ عابد سندھی کے اسلوب تحقیق کا جائزہ

(المواہب اللطیفہ شرح مسند امام ابی حنیفہ کی روشنی میں)

**AN ANALYSIS OF SHEIKH ABID SINDHI'S METHODOLOGY,  
IN THE LIGHT OF AL-MAWHIB-UL-LATIFAH-SHARH-MUSNAD-E-IMAM  
ABI HANIFA**

Abdul Ghaffar Madani, Hosh Mohammad

**ABSTRACT:**

*Sheikh Abid Sindhi (1776-1841) was one of the most prominent Islamic scholars and prolific authors of Sindh. His expertise in various disciplines of Islamic knowledge is unparalleled. He had made a great contribution in Hadith and fiqh and other Islamic literature. No doubt, Musnad e Imam Abu Hanifa is considered one of the important reference books in the jurisprudence of Imam Abu Hanifa, Many Hanafi Scholars have produced commentary of this book. Sheikh Abid Sindhi also wrote a commentary of this book known as Al-Mawhib ul latifah shrh Musnad e Imam Abi Hanifa, this commentary is very comprehensive, extensive and authoritative commentary in every aspect. It is also an analytical and explanatory study of Musnad e Imam Abu Hanifa. Sheikh Abid Sindhi proved that the Musnad e Imam Abu Hanifa is filled with authentic Hadith. He cited a large number of Hadith in this commentary from Sihah e Sitta and other reliable and authentic books of Hadith to make this book more authentic. He collected the academic pearls from Holy Qur`an, Hadith and fiqhi books, and also discussed with other themes like principles of Hadith and history of narrators. In other words, he addressed all aspects required in the explanation of Hadith. This article is intended to understand the author's research method and importance of this book.*

**KEYWORDS:** Musnad, Abu Hanifa, Al Mawhib ul latifah, Sheikh Abid Sindhi, Methodology

کلیدی الفاظ: مسند، ابو حنیفہ، المواہب اللطیفہ، شیخ عابد سندھی، اسلوب کسی بھی قوم کی ترقی و عروج کا ایک اہم ذریعہ تحقیق و جستجو بھی ہے، تحقیق ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے تخلیقات، انکشافات و معلومات کے متنوع جزیروں کی دریافت و بازیافت ہوتی ہے، تحقیق عربی زبان میں باب تفعیل کا اسم مصدر ہے، لغت میں اس کی معنی ہے ثابت کرنا، ثبوت فراہم کرنا، اور یہ باطل کی ضد ہے۔ صاحب تاج العروس تحقیق کے بارے میں لکھتے ہیں: کسی معاملے کی تحقیق کرنا یعنی کامل چھان بین کر کے مکمل یقین ہو جانا، اور کسی شے کی حقیقت وہ ہوتی ہے جو یقینی طور ثابت ہو اور اہل لغت کے نزدیک اپنی اصلی معنی میں استعمال ہوا ہے۔<sup>(1)</sup> مستند و معتمد تحقیق صرف لفظوں کو موزوں جملوں اور عمدہ ترکیب میں استعمال کرنے سے عبارت نہیں، ڈاکٹر عبدالقادر قاضی رقم طراز ہیں: تحقیق صرف الفاظ کو گرامر کے اصولوں کے مطابق جمع کرنے کا نام نہیں، تحقیق صرف اپنی معلومات کا انبار لگا دینے کا نام بھی نہیں، اور تحقیق میں ضروری ہے کہ معلومات اس طور پر سامنے لائی جائیں کہ ان کا منطقی ربط بھی باقی رہے اور قاری کو نتائج اخذ کرنے میں دشواری بھی نہ ہو۔<sup>(2)</sup> ڈاکٹر عبدالحمید عباسی تحقیق کی تعریف یہ کرتے ہیں: تحقیق کے معنی ہیں کسی مسئلہ (موضوع) کے بارے میں ایسے اسلوب سے کھوج لگانا کہ اس کی اصلی شکل خواہ معلوم ہو یا غیر معلوم اس طرح نمایاں ہو جائے کہ کسی قسم کا ابہام نہ رہے۔<sup>(3)</sup> تحقیق کے حوالے سے ڈاکٹر ملک خالق داد کی تعریف جامع لگتی ہے، آپ لکھتے ہیں: بکھرے ہوئے مواد کو نئی اور قابل استفادہ ترتیب دینا، قدیم حقائق کے لئے جدید اسباب تک رسائی حاصل کر لینا، یا قلیل اور منتشر معلومات کو ایک مضمون کی شکل میں یکجا اور منظم کر دینا تحقیق ہے۔<sup>(4)</sup>

علمائے اسلام نے مختلف علوم میں تحقیق و تدقیق کے سلسلے میں جو قابل قدر کاوشیں کی ہیں، اس بات کے دنیا کے مختلف کتب خانوں میں موجود علمی تراث اور کتب و مخطوطات شاہد ہیں، برصغیر پاک و ہند میں بھی بہت سے محقق پیدا ہوئے جن کی کتب

<sup>(1)</sup> Zabidi, Muhammad Murtaza, Taj al Arus, Beirut, Dar-al hidayah, vol 25, p 166.

<sup>(2)</sup> Qazi, Abdul Qadir, Tahqeeq kay usool, Islamabad, Muqtadra Qaumi Zaban, p 03.

<sup>(3)</sup> Abbasi, Abdul Hameed, Usul-e-Tahqeeq, Islamabad, National book foundation, p 77

<sup>(4)</sup> Malik, Dr Khaliq Dad, Tahqeeq-o-Tadween ka tariqa, lahore, Oriental Books, p 40.

و تحقیقات سے ایک عالم مستفید ہو رہا ہے، برصغیر میں سندھ وہ عظیم مردم خیر خطہ ہے جس میں مختلف نابغہ روزگار ہستیوں کا ظہور ہوا، جن کے علمی غلطی کی گونج عالم اسلام میں سنی گئی، جن کی شہرت نے چار دانگ عالم میں لوگوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا، ان عبقری شخصیات میں سے رئیس العلماء شیخ محمد عابد سندھی بھی معروف ہیں۔

### شیخ محمد عابد سندھی کا مختصر تعارف:

رئیس العلماء شیخ محمد عابد بن احمد علی بن شیخ الاسلام محمد مراد سندھی ۱۱۹۰ھ میں سندھ کے قدیم علمی مرکز سیہون کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ کا سلسلہ نسب چو بیسویں پشت میں جلیل القدر صحابی، میزبان رسول حضرت ابویوب انصاری سے جا ملتا ہے۔ شیخ عابد سندھی نے ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد احمد علی اور چچا شیخ محمد حسین انصاری اور دادا شیخ الاسلام محمد مراد انصاری سے حاصل کی، پھر کمسنی میں ہی آپ نے اپنے والد، چچا اور دادا کے ساتھ ۱۱۹۴ھ میں حرمین شریفین کے سفر کی سعادت پائی، کچھ عرصہ وہاں قیام پذیر رہے اور حرمین شریفین کے جید علماء و مشائخ سے مختلف علوم و فنون میں مہارت حاصل کی، اس کے بعد اپنے چچا شیخ محمد حسین انصاری کے ساتھ یمن کا ۱۲۰۸ھ میں سفر کیا اور وہاں کے کثیر نامور علماء و مشائخ سے فیضیاب ہوتے رہے، یمن میں رہنے کے دوران وہاں کے علمی طبقے میں خوب شہرت پائی، نیز یمن کے ارباب اقتدار بھی ان کے حلقہ عقیدت میں شامل ہوئے، ان کی شادی یمن کے وزیر علی عماری کی بیٹی سے ہوئی، مختلف اسلامی ممالک کے اسفار کئے، سندھ بھی آتے رہے اور آخر میں آپ نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کر لی اور آپ کے علم و فضل سے متاثر ہو کر مدینہ منورہ کے علماء و مشائخ نے آپ کو رئیس العلماء کے لقب سے نوازا، شہر مصطفیٰ میں علم و معرفت کی شمع روشن رکھتے ہوئے ۱۲۵۷ھ ہجری میں آپ عازم سفر آخرت ہو کر حبشہ البقیع میں آسودہ خاک ہوئے۔<sup>(5)</sup>

رئیس العلماء شیخ محمد عابد سندھی کثیر علوم و فنون میں کامل مہارت و اعلیٰ بصیرت رکھتے تھے، آپ کو کثیر اہل علم سے اجازت حدیث و دیگر کتب کی اجازت حاصل تھی، اپنی اسانید و تراجم کی کتاب ”حصر الشارد من اسانید محمد عابد“ میں تفسیر، علم تفسیر، علم قراءت، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، تصوف، طب، معانی، بیان، منطق، صرف، نحو وغیرہ مختلف علوم کی کثیر اسانید ضبط تحریر کی ہیں، یہ کتاب تقریباً ۱۳۰۰ سے زائد کتب کی اجازت و اسانید پر مشتمل ہے، حصر الشارد کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں: یہ میری بعض اسانید و اجازت ہیں جبکہ میں نے بہت سے اسانید و اجازت طوالت کے خوف سے تحریر نہیں

<sup>(5)</sup> Al-Shawkani, Muhammad bin Ali, Al-Badr at-tali, Beirut, Dar al-Ma'rifa, vol 2, p 227 & Hasani, Abdul Hay bin Fakhar uddin, Nuzhat-al-Khawatir, Beirut, Dar Ibn e Hazam, vol 07, p 1096 & Dr, Saa'id bin Muhammad Bakdash, Al imam, al faqeeh, Al Muhadith, Shaikh Abid Sindhi, Beirut, Dar-al Bashaer, p 107.

کیں۔ (6) شیخ عابد سندھی نے حصر الشارد میں جن کثیر علوم و فنون کا ذکر کیا ہے ان میں سے اکثر میں ان کو تبحر حاصل تھا، جس کی گواہی ان کے مختلف علوم و فنون سے مزین مطبوعہ و مخطوطہ کتب دیتی ہیں۔

شیخ عابد سندھی تحقیق کے حوالے سے منفرد شناخت رکھتے تھے، آپ کا کتب خانہ نفیس و نادر اور متنوع کتب کے حوالے سے مدینہ منورہ میں معروف تھا، جو کہ بعد میں مکتبہ محمودیہ میں ضم کر دیا گیا تھا، بقول ڈاکٹر سائد بکداش، مکتبہ محمودیہ میں موجود اکثر کتب آپ ہی کی وقف کردہ ہیں۔<sup>(7)</sup> آپ خود کتابت میں کمال سرعت و مہارت رکھتے تھے، شیخ عابد سندھی نے استفادے میں آسانی کی غرض سے بخاری شریف کی مشہور شرح فتح الباری کو ایک جلد میں خود تحریر کیا، اسی طرح حدیث کی مشہور کتاب مجمع الزوائد کو بھی ایک جلد میں نقل کیا، محقق حدیث شیخ محمد شاہ کرنے سنن ترمذی کے مقدمے میں لکھا کہ میں نے ترمذی کی تصحیح کے دوران شیخ عابد سندھی کے تقابل و تصحیح کردہ ذاتی صحاح ستہ کے نسخے کو سامنے رکھا کہ اس میں موجود سنن ترمذی کا نسخہ ترمذی کے تمام نسخوں میں صحیح ترین نسخہ تھا، مکمل صحاح ستہ کو شیخ عابد نے ۱۱۲۱ھ میں ۵۷۵ اور اراق میں نقل کروایا تھا اور تصحیح و تقابل میں بنفس نفیس شامل رہے، مکمل صحاح ستہ کا یہ نسخہ موطا امام مالک ۵۰، بخاری ۱۵۴، مسلم ۱۲۰، سنن نسائی ۸۸، سنن ابی داؤد ۶۴، سنن ترمذی کے ۱۹۹ اوراق پر مشتمل ہے۔<sup>(8)</sup> آپ کی حیات مبارکہ کا ایک ایک لمحہ تحصیل و فروغ علم میں گذرا تھا، آپ مطالعے کے اس قدر شائق تھے کہ صحاح ستہ کو صرف چھ مہینوں میں روایت و درایت ختم کیا کرتے تھے۔<sup>(9)</sup>

#### تصانیف و تالیفات:

محدث حجاز شیخ عابد سندھی درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تصانیف و تالیفات میں بھی پورے انہماک سے مشغول رہے، آپ صاحب تصانیف کثیرہ تھے، ان کی وقیع و علمی تصانیف میں سے چند مطبوعہ تصانیف کے نام یہ ہیں: ۱۔ ترتیب مسند امام ابی حنیفہ ۲۔ ترتیب مسند امام الشافعی ۳۔ الموہب اللطیف شرح مسند امام ابی حنیفہ ۴۔ منہ الباری فی جمع روایات صحیح البخاری ۵۔ حصر الشارد ۶۔ مجموع اجازات و رسائل (۱۶ رسائل مع مجموع اجازات) جو کہ شیخ احسن عبدالشکور کی تحقیق سے تین جلدوں میں بحرین سے شائع ہوئے۔ ۷۔ الرسائل الخمس، یہ رسائل مفتی محمد جان نعیمی کی تحقیق سے عربی و اردو میں شائع ہوئے ہیں

(6) Sindhi, Abid bin Ahmad Ali, Hasar-us-Sharid, Riyadh, Makaba-al-Rushd, vol 02, p1709.

(7) Saa'id Bakdash, Shaikh Abid Sindhi, p 229

(8) Ibid. p 223

(9) Sindhi, Abid bin Ahmad Ali, Tawali-al-Anwar, Makkah, Jamia Um ul Quraa, Microfilm No: 116 Hanafi, vol 2, p 722

۔ جبکہ غیر مطبوعہ کتب جن میں: معتمد الامعی المہذب فی حل مسند الامام الشافعی المرتب، حاشیہ تفسیر بیضاوی، طوابع الانوار شرح الدر المختار، شرح تیسیر الوصول، روض الناظرین فی اخبار الصالحین وغیرہ کتب و رسائل ارباب علم و دانش کے یہاں معروف ہیں۔

”المواہب اللطیفہ“ کا تعارف اور لکھنے کا مقصد:

امام اعظم ابو حنیفہ اپنے تلامذہ کو مسائل فقہ سکھاتے ہوئے جو روایات بطور دلیل بیان کرتے تھے ان روایات کو آپ کے مختلف تلامذہ نے جمع کیا جو کہ مسند کے نام سے معروف ہیں، اور بقول علامہ زاہد کوثری کے ان مسانید کی تعداد ۱۵ سے زائد ہے، جن میں سے ۱۵ مسانید کو امام محمد بن محمود الخوارزمی (متوفی ۶۵۵ھ) نے ”جامع مسانید امام ابی حنیفہ النعمان“ کے نام سے جمع کیا ہے۔<sup>(10)</sup> بعض اہل علم کے نزدیک امام اعظم سے منسوب مسانید کی تعداد ۳۰ سے زائد ہے، ان مسانید میں سے محدث ہند شاہ عبدالعزیز دہلوی (متوفی ۱۲۳۹ھ) کے مطابق دو مسانید زیادہ معروف و مشہور ہیں، ان میں سے ایک حافظ الحدیث امام محمد بن یعقوب حارثی (متوفی ۳۴۰ھ) کی مسند حارثی اور دوسری حافظ الوقت حسین بن محمد خسرو (متوفی ۵۲۳ھ) کی مسند ابن خسرو۔<sup>(11)</sup> حافظ الحدیث علامہ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث حارثی کی جمع کردہ مسند مقبول ترین، معروف و معتمد ہے، مسند حارثی کا اختصار مشہور حنفی محدث موسیٰ بن زکریا حصکفی (متوفی ۶۵۰ھ) نے کیا، شیخ عابد سندھی نے اس مسند کی ترتیب و تہذیب کرتے ہوئے فقہی ابواب پر مرتب کی جو کہ اب احناف میں متداول و معتمد ہے۔

شیخ عابد سندھی کے علم حدیث کے متعلق وقیع علمی و تحقیقی کتب و رسائل دیکھ کر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ آپ بلند پایہ محدث و قبح عالم تھے، خصوصاً علم حدیث میں مہارت تامہ رکھتے تھے، یہ کتاب مواہب اللطیفہ شرح مسند امام ابی حنیفہ علم حدیث میں ایک شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے، اس میں مسند ابو حنیفہ کی توثیق و تائید میں کثیر احادیث پیش کر کے امام ابو حنیفہ کے احادیث کے حوالے سے منفرد ہونے کے اعتراضات کو رفع کیا ہے۔ اس شرح کے لکھنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے شیخ عابد سندھی رقم طراز ہیں: مجھے شیخ علامہ فہامہ، امام المحققین و سند الحدیث شیخ صالح فلانی سے مسند ابی حنیفہ للمصکفی و جامع مسانید للخوارزمی کی اجازت حاصل ہے، میں نے ان دونوں مسانید کے نسخوں کو اغلاط بلکہ تحریف و تصرف سے خالی نہیں پایا، ملا علی قاری کی مسند امام اعظم کی شرح دیکھی تو اس میں بھی کثیر اغلاط پائیں، شاید شارح نے غیر صحیح نسخے

<sup>(10)</sup> Al Kosari, Muhammad Zahid, Taneeb Ul Khateeb, Beirut, Dar-al Bashaer, p 305.

<sup>(11)</sup> Dehlvi, Sheikh Abdul Aziz, Bustan ul Muhadiseen, UP, Mufti Illahi Bux academy, p 73.

## شیخ عابد سندھی کے اسلوب تحقیق کا جائزہ (المواہب اللطیفہ شرح مسند امام ابی حنیفہ کی روشنی میں)

سے شرح کی اس وجہ سے یہ شرح غلط تاویل و تعبیر سے خالی نہیں ہے اور میں اس شرح میں مختلف مقامات پر ان اغلاط پر تنبیہ بھی کروں گا۔ لہذا جب میں مسند ابی حنیفہ کو فقہی ابواب پر ترتیب دینے سے فارغ ہوا تو مسند کی احادیث کی شرح لکھنے کا ارادہ کیا تاکہ مشکل الفاظ کی توضیح کر سکوں، نیز مرسل احادیث کو مرفوع اور منقطع احادیث کو موصول کردوں، مزید یہ کہ اگر قوی وثقہ محدث نہ وہ حدیث بیان کی تو اس کی بھی تخریج کردوں۔ میں نے صحاح ستہ، مسند شافعی، مسند احمد، موطا امام مالک، سنن دار قطنی، بیہقی، معجم طبرانی اوسط، صغیر، کبیر و مسند بزار و ابی یعلیٰ وغیرہا مشہور کتب سے استفادہ لیا ہے۔ حتی المقدور کوشش کی ہے کہ مسند کی تمام احادیث کے توابع کو ذکر کیا جائے تاکہ یہ گمان نہ رہے کہ امام ابو حنیفہ اپنے شیخ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں، اگر متابع حدیث نہ ملی اور مروی احادیث مذکورہ کتب میں موجود ہیں تو ان کو بھی بیان کر دیا ہے، نیز شواہد<sup>(12)</sup> ملے تو ان کو بھی نقل کر دیا ہے، اختلافی مسائل کو بھی حتی الوسع بیان کر دیا ہے۔<sup>(13)</sup>

### شروحات مسند امام ابی حنیفہ:

مسند امام ابی حنیفہ کی کافی اہل علم نے اپنی علمی بساط کے مطابق شروحات ضبط تحریر کیں ہیں، ان شروحات میں مشہور حنفی عالم ملا علی قاری (متوفی ۱۰۱۳ھ) کی شرح ”مسند الانام فی شرح مسند الامام“ عوام و خواص میں معروف و متداول ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) نے بھی جامع المسانید کی شرح تحریر کی جس کا نام ”التعلیۃ المنینۃ فی شرح مسند ابی حنیفہ“ ہے۔ مشہور حنفی فقیہ و حافظ الحدیث قاسم بن قطلوبغا (متوفی ۸۷۹ھ) نے بھی دو جلدوں میں جامع المسانید کی شرح کی، جمال الدین محمود بن احمد تونوی (متوفی ۷۷۷ھ) کی مختصر شرح ”المستند فی شرح المعتمد“، عثمان بن یعقوب بن حسن کماخی (متوفی ۷۷۷ھ) کی شرح ”تنویر السند فی ایضاح رموز المسند“ اور علامہ مرتضیٰ زبیدی کی بھی شرح مسند اہل علم کے یہاں معروف ہیں، ماضی قریب میں مولانا محمد حسن سنہجلی نے بھی مسند کی شرح ”تنسیق النظام فی شرح مسند الامام“ کے نام سے

<sup>(12)</sup> پیرا گراف میں موجود اصطلاحات حدیث کی تعریفات: مرسل حدیث: وہ حدیث جس کی سند سے تابعی کے بعد کاراوی یعنی صحابی کو حذف کر دیا گیا ہو۔ ڈاکٹر، محمود الطحان، تیسیر مصطلح الحدیث، ادارۃ الرشید، کراچی، ص ۱۱۸۔ منقطع حدیث: وہ حدیث جس کی سند متصل نہ ہو، یعنی سند میں انقطاع ہو، چاہے جس طریقہ پر انقطاع ہو۔ ص ۱۲۸۔ موصول حدیث: وہ حدیث جس کی سند متصل ہو، خواہ وہ روایت مرفوع ہو یا موقوف، اس کو متصل حدیث بھی کہتے ہیں۔ ص ۲۳۵۔ توابع تابع کی اور شواہد شاہد کی جمع ہے، غریب اور منفرد حدیث کے راوی لفظ اور معنی میں یا صرف معنی میں دوسرے راوی کی موافقت اور مشارکت کریں، اگر صحابی ایک ہو تو متابع ہے اور اگر صحابی مختلف ہو تو اس کو شاہد کہا جاتا ہے۔ ص ۲۳۴

<sup>(13)</sup> Sindhi, Abid bin Ahmad Ali, Mawhib ul latifah, Damascus, Dar AL Nawader, vol 1, p 03

## شیخ عابد سندھی کے اسلوب تحقیق کا جائزہ (المواہب اللطیفہ شرح مسند امام ابی حنیفہ کی روشنی میں)

لکھی جو کہ برصغیر میں کافی مقبول ہے۔ ”المواہب اللطیفہ شرح مسند ابی حنیفہ“ جو کہ شیخ عابد سندھی کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے، علمی دنیا کی ایک نادر و نایاب یہ شرح کچھ عرصہ قبل ڈاکٹر تقی الدین ندوی کی تحقیق سے زیور طباعت سے آراستہ ہوئی ہے، اس شرح میں احناف کے استدلالات کو کثیر احادیث سے مضبوط کیا ہے، اور تنقیح و تصحیح کر کے بہت سے ایسے مسائل کی نادر تحقیق کی ہے جو کہ دیگر شروحات میں خال خال نظر آتی ہے۔

### ”المواہب اللطیفہ“ کا اسلوب:

المواہب اللطیفہ مسند امام ابو حنیفہ کی سب سے جامع و مستند شرح ہے، اس شرح میں کثیر صحیح احادیث کے ساتھ فقہات، و ذکاوت، علم و دانش کے گوہر نایاب و جوہر آبدار موجود ہیں۔ یہ شرح لکھتے ہوئے شارح موصوف نے کثیر کتب احادیث و کتب اسماء رجال، شروحات احادیث، کتب تفاسیر و معتبر فقہی کتب سے استفادہ کیا ہے۔ اس میں شارح نے یہ نچ و اسلوب اختیار کیا کہ حدیث کو ذکر کرنے کے بعد مختلف کتب احادیث میں اگر وہ روایت موجود ہے تو اس کی تخریج کرتے ہیں، اور شواہد و توابع بھی بیان کر دیتے ہیں، روایت کرنے والے صحابی کے مختصر احوال و تعارف کے ساتھ ساتھ سند حدیث پر بھی کلام کرتے ہیں یعنی سند میں موجود روای کا احوال بیان کرتے ہوئے اس کے ثقہ یا ضعیف ہونے کی بھی صراحت کرتے ہیں، حدیث میں موجود مشکل و غریب الفاظ کی توضیح و تشریح کرتے ہیں، بعض اوقات لغوی، نحوی اور صرفی اجاث بھی کرتے ہیں، عربی اشعار کو بھی بطور دلیل نقل کرتے ہیں، حدیث سے مستفاد فوائد و مسائل کے ساتھ فقہی احکام بیان کر دیتے ہیں، بسا اوقات مذاہب اربعہ کو بھی ذکر کرتے ہوئے احناف کے موقف کی تائید میں بکثرت دلائل نقل کرتے ہیں، بعض اوقات مختلف فیہ مسائل پر اپنی تحقیق پیش کر دیتے ہیں، احادیث میں موجود الفاظ کی مناسبت سے واقعات و سیرت رسول بھی بیان کرتے ہیں، شرح ملا علی قاری کے تسامحات کے ساتھ بعض دیگر شروح کے متعلقہ تسامحات بھی بیان کر کے اصلاح کر دیتے ہیں، بعض اوقات کتب تصوف سے صوفیانہ نکات نقل کر دیتے ہیں، خصوصاً اس شرح میں شیخ عابد سندھی نے محدثین کے نچ و اسلوب کو اختیار کیا ہے، تخریج حدیث و متعارض احادیث کا بیان، اسماء الرجال، مشکل الفاظ کی معانی، فقہی احکام کے ساتھ ساتھ علمی لطائف و نادر نکات سے مرصع یہ شرح علمی و تحقیقی اجاث میں کثیر شروحات احادیث سے فائق ہے۔

### المواہب اللطیفہ شرح مسند امام ابی حنیفہ کی امتیازی خصوصیات

#### تخریج احادیث کے ساتھ توابع و شواہد کا ذکر:

شیخ عابد سندھی کی کتب احادیث پر گہری نظر تھی، صحاح ستہ سمیت کثیر کتب احادیث زیر مطالعہ رہتی تھیں، اس شرح میں علم حدیث میں آپ کی قابلیت کے جوہر کھل کے سامنے آجاتے ہیں، آپ مسند امام ابی حنیفہ میں موجود حدیث کی تخریج کے لیے صحاح ستہ و معروف کتب احادیث سے استفادہ کرتے ہیں، اگر حدیث کے توابع یا شواہد موجود ہیں اس کو بھی نقل کر دیتے ہیں یعنی شارح موصوف نے تخریج حدیث میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت ہونے نہیں دیا، مثلاً مسند ابی حنیفہ میں

## شیخ عابد سندھی کے اسلوب تحقیق کا جائزہ (المواہب اللطیفہ شرح مسند امام ابی حنیفہ کی روشنی میں)

حدیث ہے: ”عن محمد بن منصور بن أبي سليمان البلخي، ومحمد بن عيسى، ويزيد الطوسي، عن القاسم بن أمية الخدّاء العدوي، عن نوح بن قيس، عن يزيد الرفاشي، عن أنس بن مالك، قال: قلنا: يا رسول الله، لمن تشفع يوم القيامة؟ قال: «لأهل الكبائر، وأهل العظام، وأهل الدماء»“ حضرت انس بن مالك سے مروی حدیث ہے: ہم نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ قیامت کے دن کن لوگوں کے لیے شفاعت ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہ والوں، بڑے بڑے جرائم کرنے والوں اور خون بہانے والوں کے لیے۔

اس حدیث کے حوالے سے لکھتے ہیں: حضرت انس بن مالک کی یہ روایت کتب احادیث میں مختلف سندوں سے موجود ہے، سنن ابی داؤد، صحیح ابن حبان، ترمذی وغیرہ نے اس حدیث کو اپنی کتب میں بیان کیا ہے، جبکہ امام بیہقی نے ”بعث و النشور“ میں بھی اس حدیث کو نقل کیا، مزید تحریر کیا کہ مجھے اس حدیث کے توابع اگرچہ نہیں ملے مگر حدیث انس کے شواہد کثیر ہیں جیسا کہ امام ترمذی اور ابن ماجہ اس حدیث کو حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں، اور البعث میں امام بیہقی نے حضرت جابر و کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے، اسی طرح طبرانی نے کبیر میں ابن عباس، عبد اللہ بن بسر اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے یہ روایت نقل کی جبکہ اوسط میں بھی عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً حدیث نقل کی ہے، اسی طرح حضرت معاذ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے امام احمد و طبرانی نے بھی یہ روایت بیان کی ہے، امام ترمذی نے عوف بن مالک سے یہ روایت مرفوعاً بیان کی ہے۔<sup>(14)</sup>

### رواۃ حدیث کا احوال و تعارف مع نقد و جرح:

شیخ عابد سندھی علم حدیث کے ساتھ اصول حدیث و اسماء الرجال پر بھی خوب نظر رکھتے تھے، اس طرح رجال حدیث کے متعلق عدالت، حفظ اور ضبط و مراتب توثیق و تنقید میں خوب علمی جواہر پیش کئے ہیں جو کہ اس فن میں آپ کی علمی تبحر کے آئینہ دار ہیں۔ مذکورہ حدیث کی سند پر تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یہ تین راوی (عن محمد بن منصور و محمد بن عیسیٰ اور یزید طوسی) کے احوال کتب اسماء الرجال و دیگر شروحات میں نہیں ملے، شاید اللہ کریم مجھے ان کے احوال سے باخبر کرے۔ (عن قاسم بن امیہ الخدّاء العدوی) یہ بصرہ سے تعلق رکھتے تھے، معتمر اور حفص بن غیاث اور کثیر لوگوں سے روایت کرتے ہیں، اور ابو زرہ اور ابو حاتم سمیت ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔ ابن ملقن نے کہا یہ صدوق و ثقہ ہیں، حافظ ابن حجر نے تقریب میں لکھا: ابن حبان نے بغیر کسی پختہ دلیل کے ان کو ضعیف قرار دیا۔ سند کے دوسرے راوی (عن نوح بن قیس) بن رباح ارزدی ان کی کنیت ابو روح النصری تھی، امام ذہبی نے کہا یہ نیک شخص تھے اور ان کو امام احمد بن حنبل اور ابن معین نے ثقہ قرار دیا۔ امام ابو داؤد نے کہا ان میں تشیع کا غلبہ تھا اور مجھے یہ خبر پہنچی کہ یحییٰ نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے، امام نسائی کے

<sup>(14)</sup> Ibid. vol 1, p 280

## شیخ عابد سندھی کے اسلوب تحقیق کا جائزہ (المواہب اللطیفہ شرح مسند امام ابی حنیفہ کی روشنی میں)

بقول ان میں کوئی نقص نہیں، ان کا انتقال ۱۸۳ یا ۱۸۴ ہجری میں ہوا۔ (عن یزید رقاشی) یزید بن ابان رقاشی، ان کی کنیت ابو عمرو البصری، ان کا شمار بصرہ کے زاہد لوگوں میں ہوتا ہے، یہ فضل بن عیسیٰ بن ابان کے چچا تھے، اپنے والد اور انس سے روایت کرتے ہیں، اعمش، حماد بن سلمہ، ابو زناد، صالح مری اور ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔ شعبہ نے ان پر کلام کیا اور کہا ان سے روایت کرنے سے بہتر ہے میں سند کو منقطع کر دوں، فلاس کے مطابق یہ قوی نہیں، ابن معین نے ضعیف قرار دیا۔ ان کے متعلق مواعظ، خوف، رونے کی حکایات مشہور ہیں، اشعث حدانی اور ثابت بنانی اور ان کے علاوہ بہت سے لوگ ان کی متابعت کرتے ہیں۔ (عن انس بن مالک) انس بن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری، نجاری، ان کی کنیت ابو حمزہ مدنی تھی، بصرہ کو مسکن بنایا اور بصرہ میں انتقال ہونے والے آخری صحابی ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کے خادم خاص تھے، اور دس سال تک خدمت اقدس میں رہے، ابن سعد نے لکھا بدر میں شریک ہوئے، ہزارہا روایات ان سے مروی ہیں، یہ صحابہ کی جماعت سے روایت کرتے تھے، اور ان سے بنو موسیٰ، نضر، ابو بکر اور حسن بصری، ثابت بنانی، سلیمان تیمی، اور روایت کرنے والوں کی اتنی تعداد ہے جن کا شمار ممکن نہیں۔ عجلی نے کہا: ان کو برص ہوا تھا، رسول اکرم ﷺ نے مال و اولاد میں برکت کی دعادی جو کہ مقبول ہوئی سو سے زائد اولاد ہوئی، عمر میں اتنی برکت ہوئی کہ اپنے ہاتھوں سے سو سے زائد اولاد کو دفنایا، انصار میں زیادہ مالدار تھے، ۹۰ ہجری یا اس کے بعد ان کا انتقال ہوا، ان کی عمر سو سال سے تجاوز کر گئی تھی۔ (15) شیخ عابد سندھی شرح میں اگر توابع و شواہد پیش کرتے ہیں تو ان کی اسناد میں بھی اگر کلام ہو تو بیان کرنے کے ساتھ حدیث کا حکم بھی بیان کر دیتے ہیں، جیسے حضرت ابن عباس سے مرفوع روایت طبرانی نے کبیر میں نقل کی اس کی سند میں موسیٰ بن عبد الرحمن صنعانی ہیں جو وضاع ہیں۔ طبرانی نے اوسط میں ابن عمر سے مرفوع روایت نقل کی، اس سند میں حرب بن سرج میں ضعف ہے، نیز بعض نے ان کو ثقہ بھی کہا ہے، باقی رجال حدیث صحیح ہیں۔ احمد و طبرانی نے معاذ و موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے جو روایت کی اس کی اسناد کے رجال میں کلام نہیں سوائے عاصم بن ابی النجود کے، ان کی توثیق بھی کی گئی ہے، مگر درست یہ کہ ان میں ضعف ہے۔ (16)

کتب احادیث پر گہری نظر، احادیث سے مستنبط علمی نکات و فوائد:

مذکورہ بالا روایت میں موجود کبار لفظ کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کبار کبیرہ کی جمع ہے، کبیرہ گناہ کس کہتے ہیں اس کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ وضاحت کی کہ ہر وہ کام کبیرہ ہے جس میں اللہ کی نافرمانی ہو، ابن جریر نے اس کو نقل کیا، حضرت ابن عباس سے ایک اور تعریف تفسیر ابن حاتم میں منقول ہے: جس عمل پر اللہ تعالیٰ نے جہنم کی وعید سنائی وہ

(15) Ibid. vol 1, p 283

(16) Ibid. vol 1, p 279

## شیخ عابد سندھی کے اسلوب تحقیق کا جائزہ (المواہب اللطیفہ شرح مسند امام ابی حنیفہ کی روشنی میں)

کبیرہ ہے، نیز سعید بن جبیر نے اس تعریف پر ان سے موافقت کی ہے۔ ابن جریر اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ ہر وہ گناہ جس کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اختتام آگ، غضب، لعنت یا عذاب کے الفاظ کے ساتھ کیا ہو وہ کبیرہ گناہ ہے۔ کبیرہ گناہ کی ایک تعریف ابن جریر نے ضحاک سے نقل کی کہ ہر وہ کام جس کے کرنے پر اللہ تعالیٰ نے جہنم کی سزا قرار دی ہو، یا وہ عمل جس کے کرنے پر حد لگے وہ کبیرہ گناہ ہے۔ اس طرح مختلف احادیث سے کبیرہ گناہ کی وضاحت کرنے کے بعد کبیرہ گناہ کے حوالے سے تقریباً ۸۶ احادیث نقل کر کے ۱۳۸ کبیرہ گناہ بیان کئے، مزید لکھتے ہیں: میں نے یہ ۱۳۸ کبیرہ گناہوں کی فہرست ان احادیث سے مستنبط کی ہے، جو کہ مجھے مستحضر تھیں جبکہ علامہ ابن حجر ہیتمی نے کبیرہ گناہوں پر ایک کتاب تالیف کی جس کا نام ”الزواجر عن اقتراف الکبائر“ ہے اس میں شاید ۵۰۰ کے قریب کبیرہ گناہ نقل کئے ہیں، وہ کتاب اس وقت میرے پاس موجود نہیں۔<sup>(17)</sup> مزید لکھتے ہیں: کبیرہ گناہ کی تعریف میں اہل علم کا اختلاف ہے، اس پر بھی مختلف کتب سے اقوال ائمہ نقل کرنے کے بعد جمہور کی تعریف کو بالتفصیل بیان کر دیا ہے۔

شرح موصوف نے اس شرح کے کثیر مقامات کو علمی نکات و تحقیقی نگارشات سے مزین کیا ہے جیسا کہ دیدار باری تعالیٰ پر مفصل بحث کرتے ہوئے ۱۸ صحیح احادیث نقل کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ اس باب میں کثیر احادیث موجود ہیں مگر ہم نے اختصاراً صرف ۱۱۸ احادیث بیان کی ہیں۔<sup>(18)</sup> رسول اکرم ﷺ کا وضو ۲۸ صحابہ کرام نے بیان کیا ان کے نام اور کتب احادیث کی صراحت کر دی۔<sup>(19)</sup> جمعہ کے دن غسل کی ترغیب و فضیلت پر ۲۲ صحابہ کرام سے ۲۵ روایت بیان کیں۔<sup>(20)</sup> شفاعت و مقام محمود پر کثیر احادیث و نفیس تحقیق فرمائی کہ شفاعت و اقسام شفاعت پر احادیث کثیر ہیں، حد تو اتار تک موجود احادیث کا تقاضا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کو تسلیم کیا جائے۔<sup>(21)</sup> عذاب قبر حق ہے اس پر کثیر احادیث موجود ہیں، شیخ عابد سندھی نے عذاب قبر پر ۴۵ احادیث پیش کی، ان احادیث کے رواق پر کلام ہے تو وہ نقل کرنے کے بعد حدیث کی فنی حیثیت بھی واضح کر دی ہے۔<sup>(22)</sup> ایک جگہ لکھتے ہیں: محقق کے لیے لازم ہے اگر حدیث کو روایت کرے تو دیکھ لے سند میں کذاب یا وضاع تو موجود نہیں اگر ہیں تو اس حدیث کو روایت کرنے سے گریز کرے، جمہور کے نزدیک

<sup>(17)</sup> Ibid. vol 1, p 298

<sup>(18)</sup> Ibid. vol 1, p 310

<sup>(19)</sup> Ibid. vol 1, p 450

<sup>(20)</sup> Ibid. vol 3, p 50

<sup>(21)</sup> Ibid. vol 1, p 238

<sup>(22)</sup> Ibid. vol 3, p 380

موضوع روایت بیان کرنا حرام ہے چاہے وہ احکام، قصص یا ترغیب کے باب میں ہو، نیز اس کے ساتھ شارح موصوف نے موضوع احادیث پر نفیس علمی گفتگو کی ہے۔<sup>(23)</sup> عوام میں مشہور حدیث کہ گلاب کا پھول حضور اکرم ﷺ کے پسینہ سے پیدا ہوا، یہ روایت باطل اور اس کی اصل نہیں۔<sup>(24)</sup> کفار کے کمسن بچے کہاں جائیں گے اس بارے میں ۱۹ اقوال مع احادیث ذکر کرنے کے بعد مختار و صحیح قول پر بخاری، احمد، بزار، ابی یعلیٰ، اور عبدالبر کی روایات ذکر کیں کہ وہ جنت میں جائیں گے۔<sup>(25)</sup> اقامت جمعہ کے لیے کتنے افراد ہونے چاہیے ہیں ۱۱۵ اقوال ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک کم از کم امام کے علاوہ تین افراد ہوں یہ درست ہے پھر اس موقف پر آیات و احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔<sup>(26)</sup> بعض اوقات احادیث کی شرح کرتے ہوئے اس قدر کثیر فوائد و نکات حدیث سے مستنبط کرتے ہیں گویا اس موضوع پر ایک جامع رسالہ ترتیب دیا گیا ہے۔

### فقہی مذاہب کا بیان:

فقہ میں شیخ عابد سندھی کمال درک رکھا کرتے تھے، فقہ میں تجرہ کہ فقہ حنفی کی عظیم کتاب در مختار کی سب سے ضخیم شرح تحریر کی جو کہ طوابع الانوار شرح الدر المختار کے نام سے معروف ہے، فقہ حنفی کا یہ عظیم انسائیکلو پیڈیا مخطوطے کی صورت میں ۸ جلدوں پہ تقریباً چھ ہزار سات سو بیس (۶۷۲۰) صفحات پر مشتمل ہے جس کے ہر ورق میں سینتیس (۳۷) سطریں ہیں۔<sup>(27)</sup> اس ضخیم علمی نگارشات سے شارح موصوف کی فقاہت و ذہانت خوب عیاں ہوتی ہے، شیخ عابد سندھی نے مواہب اللطیفہ میں جگہ بہ جگہ فقہی تحقیقات و وقیع نگارشات سے مختلف مذاہب کے موقف کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: وتر میں علمائے کرام کا ۱۳ اعتبار سے اختلاف ہے، یعنی اس کے واجب ہونے، تعداد رکعت، شرط نیت کے لازم ہونے، اس میں قراءت کے خاص ہونے، اس سے پہلے شفع کے شرط ہونے، اس کے آخری وقت، سواری پر پڑھنے، اس کی قضاء، دعائے قنوت پڑھنے، دعائے قنوت پڑھنے کے محل، قنوت کے لفظوں میں، اس میں فصل و وصل یعنی کیفیت وتر میں، اس کے بعد بیٹھ کر دور کعتیں پڑھنا سنت ہے کہ نہیں، ان ۱۳ مقامات پر نماز وتر میں اختلاف

<sup>(23)</sup> Ibid. vol 1, p 366

<sup>(24)</sup> Ibid. vol 5, p 481

<sup>(25)</sup> Ibid. vol 1, p 137

<sup>(26)</sup> Ibid. vol 3, p 61

<sup>(27)</sup> Fahmi, Adam Qarati, Fehras Makhtotat, Istanbul, Qasar topkapi, Markaz Tahqeeq Makhtotat, vol 2, p 590

ہے۔ مزید لکھتے ہیں: وتر کے واجب ہونے کے قائل صرف امام ابو حنیفہ ہی نہیں جیسا کہ امام غزالی نے گمان کیا بلکہ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں حضرت سعید بن مسیب، ابی عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود اور ضحاک رضی اللہ عنہم سے مروی روایات نقل کی ہیں جو کہ اس کے واجب ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ مصنف میں مجاہد سے بھی منقول ہے کہ وتر واجب ہے فرض نہیں، اور ابن عربی نے مالکیہ کے اصحیح سے یہی نقل کیا ہے، امام سخون مالکی نے بھی اس کی موافقت کی ہے، حافظ ابن حجر کے مطابق انہوں نے امام مالک کے اس قول کو اختیار کیا ہے کہ جو شخص وتر چھوڑ دے اس سے تادیبی کارروائی کی جائے اور اس کی گواہی بھی مجروح ہے، نیز ان کے علاوہ مالکی ائمہ کی ایک تعداد وتر کے سنت ہونے کے قائل ہے۔ صحیح قول کے مطابق امام ابو حنیفہ اس کے واجب ہونے کے قائل ہیں جیسا کہ محیط میں ہے، اور خانیہ میں مذکور ہے یہ صحیح ترین قول ہے، ان کے مذہب سے ظاہر بھی یہ ہوتا ہے جیسے مبسوط میں بیان ہوا، نیز ان سے وتر کے فرض اور سنت ہونے کے اقوال بھی منقول ہیں، مشائخ نے ان کے اقوال میں تطبیق اس طرح دی کہ عملی اعتبار سے وتر فرض، اعتقادی اعتبار سے واجب، ثبوت کے اعتبار سے سنت ہیں، کسی ایک نے یہ تطبیق دی کہ یہ عملی، اعتقادی و بطور دلیل سنت ہیں، مگر یہ سنت مؤکدہ یعنی تمام سنن سے زیادہ مؤکدہ ہیں۔ مزید یہ کہ شوافع کے مذہب بھی بیان کر دیا: شوافع کے نزدیک وتر رسول اکرم ﷺ کے ساتھ فرض خاص تھے، ان کی دلیل مسند احمد، سنن دارقطنی، اور مستدرک کی حدیث ہے، جبکہ اب شوافع کے مطابق وتر ہمارے لیے سنت ہیں۔<sup>(28)</sup>

قلت " کے ساتھ زیر بحث مسئلے پر تبصرہ:

شیخ عابد سندھی کثیر مقامات پر قلت یا پھر اعتراضات قائم کر کے کے نفیس علمی اباحت سے اہل علم کی تسکین کرتے نظر آتے ہیں، جیسے حدیث میں ہے: «أنت وما لك لا بيك» یعنی تو اور تیرا مال تیرے والد کے لیے ہے: اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: اس حدیث میں ابن ماجہ، طحاوی، بزار اور امام شافعی نے امام کی متابعت کی ہے، بقول بزار کے یہ حدیث ابن مسکدر سے مرسل مروی ہے، اس مرسل روایت کو امام شافعی نے بھی نقل کیا ہے، اس حدیث کے حوالے سے امام بیہقی نے معرفۃ السنن والاثر میں لکھا: بعض لوگوں نے موصولاً اس حدیث کو روایت کیا ہے اس سند میں حضرت جابر کا ذکر کرنا خطا ہے۔ اس پر عابد سندھی نے "قلت" میں کہتا ہوں کے ساتھ امام بیہقی کے اس قول پر علمی گرفت فرمائی، قلت: یہ ظلم عظیم ہے کہ احادیث کے طرق کو دیکھے بغیر خطا کا حکم لگا دینا، اس طرح کا حکم لگانے سے قبل حدیث کے تمام طرق جمع کر کے دیکھ لیے جاتے، اور یہ بھی دیکھ لیا جاتا کہ کون اس حدیث کو مرسل، موصولاً، مر فوعاً، روایت کر رہا ہے۔ اگر ان میں کوئی راوی زیادہ قوی ہے یا عدد کے اعتبار سے زیادہ راجح ہے تو روایت پر مرجوح کا حکم شذوذ یا انکار کے ساتھ لگایا جاتا ہے، جبکہ یہاں معاملہ بالکل برعکس ہے، اگر کسی کو انصاف سے کچھ تعلق ہے یا تعصب سے خالی ہے وہ اس حدیث کے کثیر طرق پر مطلع ہوگا، پھر شیخ

<sup>(28)</sup> Sindhi, Abid bin Ahmad Ali, Mawhib ul latifah, vol 3, p 113

عابد سندھی نے ابن حبان، ابوداؤد، ابن ماجہ، احمد، حاکم، طبرانی، بزار وغیرہ ائمہ حدیث سے کافی احادیث نقل کر کے اس حدیث پر سے اعتراضات کو رفع کئے ہیں۔<sup>(29)</sup>

### الفاظ حدیث کی لغوی، صرفی اور نحوی تحقیق:

شیخ عابد سندھی لغت و ادب بھی کافی کمال کی مہارت رکھتے تھے، بعض اوقات حدیث کی شرح کرتے ہوئے ائمہ لغت کے اقوال سے لفظ کی وضاحت کرتے ہیں، مثلاً حدیث میں ہے: «وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ» یعنی خشک ایڑیوں کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔ لفظ ویل کی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: صحیح ابن حبان میں ابوسعید سے مرفوع حدیث کے مطابق ویل جہنم میں ایک وادی ہے۔ مزید لغوی تحقیق یہ کہ ویل کی اصل وی اور یہ کلمہ ذم ہے، کہا جاتا ہے وی لفلان اور یہ کثرت استعمال کی بنا پر لام وی سے مل گیا اور اب یہ لفظ عام طور پر ویل ہو گیا۔ اصمعی کے مطابق ویل مخاطب کے فعل کی قباحت کے لیے بولا جاتا تھا، امام راغب کے مطابق ویل قباحت کے لیے استعمال ہوتا اور کبھی حسرت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، مزید لکھا کہ داؤدی کہتے ہیں ویل، تیج اور ویس یہ کلمات اہل عرب مذمت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ حدیث کے دوسرے لفظ عراقیب کی وضاحت اس طرح کی یہ عرقوب کی جمع ہے، قدم اور ٹانگ کے جوڑ پر ابھرا ہوا حصہ، یعنی ایڑی کا اوپری حصہ، نیز اکثر احادیث میں اعتقاب لفظ بھی استعمال ہوا ہے، یہ عقب کی جمع ہے جس کا مطلب ہے انسان کی ایڑی کے اوپر کا پٹھا۔ العراقیب یا الاعتقاب میں الف، لام عہد ذہنی ہے، امام بغوی کہتے ہیں: ”اس کا معنی یہ ہے کہ ویل ہو ان ایڑیوں والوں کے لئے جو اس کے دھونے میں کوتاہی سے کام لیتے ہیں، اعتقاب یا عراقیب میں الف لام عام مطلق نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ تمام ایڑیوں کو شامل ہو جائے گا چاہیے جن کو پانی پہنچا یا نہیں پہنچا، یہ درست نہیں، اور ایڑیوں کو خاص اس وجہ سے کیا گیا کہ عام طور پر اس سے غفلت بھرتی جاتی ہے۔“<sup>(30)</sup> اس طرح بعض اوقات نحوی حوالے سے بھی احادیث کے الفاظ کی وضاحت کر دیتے ہیں، جیسے «أَذْهَبَ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، اَشْفَ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَفَاءَ إِلَّا شَفَاؤُكَ، شَفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا» اس حدیث کے تحت شرح میں لکھتے ہیں: (رَبِّ) یہ منادی مضاف کی وجہ سے منصوب ہے، اس کے حرف نداء کو حذف کیا گیا ہے اصل میں یا (رَبِّ) النَّاسِ ہے، (لَا شَفَاءَ) مبنی بر فتح ہے اس کی خبر محذوف ہے، وہ لانا یا لہ ہے۔ (إِلَّا شَفَاؤُكَ) مرفوع ہے یہ (لَا شَفَاءَ) کا بدل ہے، (شَفَاءٌ) یہ (اَشْفَ) کا مصدر منصوب ہے، اس کو مرفوع کرنا بھی جائز ہے اس صورت میں یہ مبتدا محذوف کی خبر بنے گا۔<sup>(31)</sup>

<sup>(29)</sup> Ibid. vol 7, p 08

<sup>(30)</sup> Ibid. vol 1, p 462

<sup>(31)</sup> Ibid. vol 6, p 457



سے مروی ہے۔<sup>(34)</sup> مسند کی حدیث ہے: قال رسولُ الله ﷺ: "ما من ميّت يموتُ له ثلاثٌ من الولد، إلا أدخله الله تعالى الجنةَ يعني نبي كريم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی فوت ہوا اس کے تین بچے اس سے پہلے انتقال کر گئے تو اللہ کریم اسے داخل جنت فرمائے گا۔ اس روایت کے لفظ ما من ميّت يموتُ حارثی اور ابوالمظفر نے مسند میں یہ لفظ نقل کئے ہیں اور ملا قاری نے بھی شرح مسند میں یہ لفظ بیان کئے ہیں یہ درست نہیں بلکہ ما من مسلم يموتُ۔۔۔ الخ حدیث کے یہ لفظ درست ہیں، اور ان الفاظ کو دوسرے محدثین نے بھی نقل کئے ہیں، نیز کاتب نے کتابت میں اغلاط فاحشہ کی ہیں، بہت سے مقامات پر ہم نے تنبیہ کی ہے۔<sup>(35)</sup>

سیرت نبی ﷺ کے واقعات:

مسند امام ابی حنیفہ میں موجود احادیث میں بیان کردہ اجمالی واقعات کی تفصیل بیان کر دیتے ہیں، اس شرح میں شیخ عابد سندھی نے نزول قرآن، فتح مکہ، فتح خیبر، بنو قریظہ کے یہود کے ساتھ معاملہ، غزوہ خندق، جنگ یمامہ کا احوال، حضور اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کیے، حج کیا تو وہ حج افراد، تمتع یا قرآن تھا، نکاح صفیہ، نکاح زینب، نکاح میمونہ، بعثت کی تاریخ، بعثت کے وقت آپ کی عمر کتنی تھی اس پر تحقیق، رسول اکرم ﷺ کی وصال کی تاریخ، ایمان والدین مصطفیٰ پر نفیس بحث، ردیف نبی ۵۰ تھے، فضائل صحابہ، حضرت خدیجہ کے فضائل، فضائل عائشہ وان کے نکاح کے بارے میں تحقیق، قصہ افک، عورتوں میں افضل کون وغیرہ مختلف سیرت کے اہم واقعات و مختلف ابحاث سیرت کو معتمد و مستند کتب سیرت سے نقل کر کے اہل علم کی تشنگی کو دور کر دیتے ہیں۔

عمدہ نکات و لطائف:

شیخ عابد سندھی علم حدیث و فقہ سے ممارست کے ساتھ ساتھ تصوف سے بھی کچھ لگاؤ رکھتے تھے، اس شرح میں بھی موقع مناسبت سے صوفیانہ نکات و لطائف ذکر کرتے ہیں، ایک جگہ شکر کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں: منعم کی نعمتوں کے سبب زبان و جوارح وغیرہ سے تعظیم و تعریف کرنا شکر ہے، محی الدین عربی کے نزدیک قلیل چاہیے کثیر پر حمد و ثنا کرنا شکر ہے، شکر کے تین مراتب ہیں معرفت نعمت، اس کو تسلیم کرنا، اس کا اثبات یعنی اظہار نعمت بھی ہو۔ مزید لکھا کہ جنید بغدادی بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ ان کے ماموں سری سقطی نے پوچھا بیٹا شکر کسے کہتے ہیں تو جواب دیا کہ اللہ کی نعمتوں کے

<sup>(34)</sup> Ibid. vol 5, p 409

<sup>(35)</sup> Ibid. vol 3, p 332

ذریعے اس کی نافرمانی نہ کرنا شکر ہے۔<sup>(36)</sup> ایک حدیث کے تحت بھوک کے فضائل بیان کرتے ہوئے ارباب تصوف کے اقوال نقل کئے کہ یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں: رغبت رکھنے والوں کی بھوک تنبیہ، تائین کی بھوک امتحان، مجتہدین کی بھوک کرامت، صابرین کی بھوک سیاست، زاہدین کی بھوک حکمت کے طور پر ہوتی ہے۔ سلیمان دارانی فرماتے ہیں، رات کے کھانے سے ایک لقمہ چھوڑ دینا مجھے ساری رات عبادت سے زیادہ پسند ہے، ان کا ایک فرمان یہ ہے: بھوک اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یہ اپنے پسندیدہ بندوں کو عطا کرتا ہے، مزید امام غزالی کی کتاب احیاء علوم الدین سے نقل کرتے ہیں: بھوک قلبی رقت و پاکیزگی، انکساری و عاجزی کا سبب ہے، بھوک کے سبب اللہ کے غذا بات و آزمائش کو انسان نہیں بھلاتا، بھوک شہوات و خواہشات میں کمی کا باعث ہے، بھوک کے سبب نیند و کابلی دور نیز بیداری کی عادت پیدا ہوتی ہے، عبادت میں پختگی و دوام میسر ہوتا ہے مزید یہ کہ صحت و تندرستی وغیرہ بھوک کے ان گنت فوائد ہیں۔<sup>(37)</sup>

”المواہب اللطیفہ“ کے مصادر و مراجع:

شیخ عابد سندھی کا عظیم کتب خانہ جس کا شمار مدینہ منورہ کے چند بڑے کتب خانوں میں سے ہوتا تھا، لہذا المواہب اللطیفہ میں جن مراجع و مصادر کا استعمال کیا گیا ان کی فہرست کافی طویل ہے، شیخ عابد سندھی نے جن کتب سے استفادہ لیا ان میں معروف تفسیر میں سے تفسیر طبری، خازن، کشاف، تفسیر کبیر، درمنثور، بغوی، بیضاوی، ابوسعود، ابن ابی حاتم، قرطبی، احکام القرآن، تفسیر الثعلبی، تفسیر نیشاپوری اور تفسیر القرآن للضعانی وغیرہ کے حوالہ جات مذکور ہیں۔ کتب احادیث میں صحاح ستہ مع تمام اہم متون احادیث یعنی تقریباً ۵۰ سے زائد متون احادیث سے استفادہ لیا ہے۔ شروحات حدیث میں فتح الباری، عمدۃ القاری، المنہاج شرح مسلم، مرقاة المفاتیح، شرح الطیبی، لمعات التتبیح، فیض القدر، عارضۃ الاحوذی، شرح الکرمانی، معالم السنن، الاستذکار، التمسید وغیرہ کثیر شروحات حدیث کے اقتباسات نظر آتے ہیں۔ کتب اسماء الرجال میں، تہذیب التہذیب، الاستیعاب، تہذیب الکمال، الکامل، سیر اعلام النبلاء، المغنی فی الضعفاء، الاصابہ، الثقات، میزان الاعتدال، طبقات ابن سعد، طبقات المدلسین، کتاب البحر و حین، العلل للدارقطنی، نسخ و المنسوخ، معرفۃ الثقات، الضعفاء الکبیر، العلل المتناہیۃ الموضوعات وغیرہم سے مستفید ہوئے۔ کتب فقہ میں فقہ حنفی میں بالخصوص فتح القدر، بدائع الصنائع، البحر الرائق، درالمختار، الہدایۃ، المحیط البرہانی، مبسوط، فتاویٰ قاضی خان، فتاویٰ التتارخانیہ، خزائنہ الروایات، الاشباہ، وغیرہ کے علاوہ دیگر فقہی مذاہب میں المغنی، المدونۃ الکبریٰ، احکام الاحکام، المحلی، شرح المہذب، طرح التتزیب وغیرہ کے اقتباسات بھی جگہ بہ جگہ نظر آتے ہیں۔ لغت میں القاموس، النہایہ، المفردات، الفائق لغریب الحدیث وغیرہم۔ کتب تصوف میں الزہد الکبیر، کتاب الزہد، عمل الیوم

<sup>(36)</sup> Ibid. vol 1, p 343

<sup>(37)</sup> Ibid. vol 6, p 27

واللیل، احیاء علوم الدین، منہاج العابدین، مدارج السالکین، عوارف المعارف، رسالۃ القشیریہ وغیرہ سے استفادہ لیا، ان کتب کے علاوہ بھی کثیر کتب کے حوالہ جات سے مزین یہ شرح علم حدیث و دیگر علوم میں آپ کے علمی تجر و عمیق نظر کا روشن باب ہے۔

خلاصہ کلام:

حاصل تحقیق یہ کہ المواہب اللطفیہ شرح مسند ابی حنیفہ علمی تحقیق کا عظیم شاہکار اور شیخ عابد سندھی کی وسعت علمی و فقہی جزئیات پر عمیق نظر کا درخشاں باب ہے، اس شرح میں شارح نے امام اعظم سے مروی روایات کی حتی الوسع تخریج کی اور جہاں جہاں مسند کی حدیث کے توالع و شواہد موجود ہیں اس کو بیان کر کے امام ابو حنیفہ پر منفرد ہونے کے اعتراض کو رفع کیا ہے، مزید یہ کہ حدیث و حدیث کے رواقہ پر شارح کے محققانہ اور تنقیدی کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ شارح کی احادیث کے وسیع ذخیرہ پر گہری نظر تھی، نیز مسائل کے استنباط کے لیے حدیث کی تشریح و توضیح پر بھی کامل قدرت حاصل تھی، اس شرح کی خصوصیات اور امتیازات تو کثیر ہیں، اس مقالے میں اجمالاً بعض خصوصیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International \(CC BY-NC-SA 4.0\)](https://creativecommons.org/licenses/by-nc-sa/4.0/)